سورہ نمبر (۳)

آلِ عمران

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

ف۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمے چودہ ہزار پانچسو بیس حرف ہیں ف۲ شانِ نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اُسمیں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جسکا نام عبدالمسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جسکا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خورد و نوش اور رسد و نکے تمام انتظامات اُسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابوحارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام علما اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین رُوم اسکے علم اور اُسکی دینی عظمت کے لحاظ سے اسکا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہنکر بڑی شان و شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مناظرہ کرنیکے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اُسوقت نماز عصر ادا فرمارہے تھے اُن لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور اُنھوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہوکر نماز شروع کردی فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے کہ ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہے تمھیں اسلام سے تمھارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمھاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمھارا خنزیر کھانا روکتا ہے اُنھوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتایئے اُنکا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے اُنھوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لایموت ہے اُس کیلیے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنیوالی ہے اُنھوں نے اسکا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور اُنکا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے اُنھوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں اُنھوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اسمیں سے کچھ جانتے ہیں اُنھوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے اُنھوں نے اسکا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے اِلٰہ ہوسکتے ہیں جیسا کہ تمھارا گمان ہے اُسپر وہ سب ساکت رہ گئے اور اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا اُسپر سورۂ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسّی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفاتِ الٰہیہ میں حی بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جسکی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی و اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اُسکی تدبیر فرمائے

سورۂ آل عمران

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وَهِیَ مِائَتَا اٰیَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ آل عمران مدنی ہے (ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا) اس میں ۲۰۰ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جسکے سوا کسی کی پوجا نہیں ف۲ آپ زندہ اور وں کا قائم رکھنے والا اُس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ﴿۳﴾

اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اُس نے اِس سے پہلے توریت اور انجیل اُتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اُتارا بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾

ف۳ اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلا لینے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ

اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں وہی ہے

الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اُسکے سوا کسی کی عبادت نہیں

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ

عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری اس کی کچھ آیتیں

مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ

صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جنکے معنی میں اشتباہ ہے ف۸

ع ۳ — ۸ — منزل ۱

ف۳ اسمیں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں ف۴ مرد۔ عورت۔ گورا۔ کالا خوبصورت بدشکل وغیرہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے پھر اُتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اُتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسکا رزق اُسکی عمر اُسکے عمل اُسکا انجام کار یعنی اُس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اُسمیں روح ڈالتا ہے تو اُسکی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اُسی پر اُسکا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اُس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہوجاتا ہے۔ ف۵ اس میں بھی (بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹)

(از حاشیہ صفحہ ۵۸) نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ ف۶ جس میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں ف۷ کہ احکام میں اُنکی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں اُنھیں پر عمل ف۸ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں اُن میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جسکو اللہ تعالیٰ اِسکا علم دے۔ تمام اشیاء کا جاننے والا کلی کا بھی اور جزئی کا بھی اور خفی کا بھی اور جلی کا بھی

قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۱ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں ف۲ گمراہی چاہنے ف۳ اور اُس کا پہلو

تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

ڈھونڈنے کو ف۴ اور اُس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے ف۵ اور پختہ علم والے ف۶

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا

کہتے ہیں ہم اُس پر ایمان لائے ف۷ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۸ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے

الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

ف۹ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ

رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ اِنَّ

ف۱۰ اُس دن کے لیے جس میں کوئی شبہہ نہیں ف۱۱ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا ف۱۲ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

وہ جو کافر ہوئے ف۱۳ اُن کے مال اور اُن کی اولاد

اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝۱۰ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

اللہ سے اُنھیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

اور اُن سے اگلوں کا طریقہ اُنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے اُن کے

بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گناہوں پر اُن کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت ہے فرما دو کافروں سے کوئی دم

سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ

جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۱۴ اور وہ بہت ہی بُرا بچھونا بیشک تمھارے لیے

لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

نشانی تھی ف۱۵ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۱۶ ایک جتھا اللہ کی راہ میں لڑتا ف۱۷ اور

ف۱ یعنی گمراہ اور بد مذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں ف۲ اور اُسکے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ف۳ اور شک و شبہہ میں ڈالنے (جمل) ف۴ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل وخازن) ف۵ حقیقت میں (جمل) اور اُسکے کرم و عطا سے جسکو وہ نوازے ف۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں اُن میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جنہیں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا۔ تواضع لوگوں سے۔ زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) ف۷ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اُسکی مراد ہیں حق ہیں اور اسکا نازل فرمانا حکمت ہے ف۸ محکم ہو یا متشابہ ف۹ اور راسخ علم والے کہتے ہیں ف۱۰ حساب یا جزا کیواسطے ف۱۱ وہ روز قیامت ہے ف۱۲ تو جسکے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا نجات پائے گا۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اُسکی طرف اُسکی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابوالسعود وغیرہ) ف۱۳ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہوکر ف۱۴ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دیکر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کرکے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اسپر اُنھوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپکو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہونگے اور قتل کیے جائیں گے گرفتار کیے جائیں گے اُنپر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا

منزل ۱

ع ۹

ف۱۵ اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) ف۱۶ جنگ بدر میں ف۱۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اُنکی کل تعداد تین سو تیرہ تھی ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔

أُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ

دوسرا کافر ف کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے

بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾

زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲ بیشک اس میں عقلمندوں کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَ

لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی اُن خواہشوں کی محبت ف۳ عورتیں اور بیٹے اور

الْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

تلے اُوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ

اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے ف۴ اور اللہ ہے جسکے پاس

حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ

اچھا ٹھکانا ف۵ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اُس سے ف۶ بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لیے

اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں

فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

رہیں گے اور ستھری بیبیاں ف۷ اور اللہ کی خوشنودی ف۸ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے

بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

ف۹ وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے ف۱۰ اور سچے ف۱۱ اور ادب والے اور راہ

وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ

خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۱۲ اللہ نے گواہی دی کہ اُسکے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ

سوا کوئی معبود نہیں ف۱۳ اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۱۴ انصاف سے قائم ہوکر اُس کے سوا

ف۱ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی اُنکا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور اُنکے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (جمل)۔ ف۲ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو۔ ف۳ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا۔ ف۴ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہیے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اسکی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو۔ ف۵ جنت تو چاہیے کہ اُس کی رغبت کیجائے اور دنیا ئے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے۔ ف۶ متاع دنیا سے۔ ف۷ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابل نفرت چیز سے پاک۔ ف۸ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے۔ ف۹ اور اُن کے اعمال و احوال جانتا اور اُن کی جزا دیتا ہے۔ ف۱۰ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں۔ ف۱۱ جنکے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔ ف۱۲ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو۔

منزل ۱

ف۱۳ شانِ نزول احبار شام میں سے دو شخص سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب اُنھوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو اُنھوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھکر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دیدیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئینگے فرمایا سوال کرو اُنھوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اسکو سنکر وہ دونوں حبر مسلمان ہوگئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔

ف۱۴ یعنی انبیاء و اولیاء نے۔

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا

کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ۔ بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۱ اور

اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ

پھوٹ میں نہ پڑے کتابی ف۲ مگر بعد اس کے کہ اُنھیں علم آچکا ف۳

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

اپنے دلوں کی جلن سے ف۴ اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے

فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل

پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو

لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا

میرے پیرو ہوئے ف۵ اور کتابیوں اور اَن پڑھوں سے فرماؤ ف۶ کیا تم نے گردن رکھی ف۷ پس اگر وہ

فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

گردن رکھیں جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۸ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے

بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ

وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے

النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ

ف۹ اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں

مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ

اُنھیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٢﴾ أَلَمْ

اعمال اکارت گئے دُنیا و آخرت میں ف۱۰ اور انکا کوئی مددگار نہیں ف۱۱ کیا

تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ

تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنھیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۱۲ کتاب اللہ کی طرف بُلائے جاتے ہیں

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

کہ وہ اُن کا فیصلہ کرے پھر اُنھیں کا ایک گروہ اُس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۱۳

النصف — منزل ۱ — ع ۱۱ / ۱۰

ف۱ اُس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں اُن کے دعوےٰ کو باطل کر دیا ف۲ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنھوں نے اسلام کو چھوڑا اور اُنھوں نے سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا ف۳ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور اُنھوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں ف۴ یعنی اُنکے اختلاف کا سبب اُنکا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے ف۵ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جسکی صحت تمھیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمھارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے ف۶ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ اُمّیین میں داخل ہیں اُنھیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں ف۷ اور دین اسلام کے حضور سر نیاز خم کیا یا باوجود براہین بینہ قائم ہونیکے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح اُنھیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے ف۸ وہ تم نے پورا کر ہی دیا اُس سے اُنھوں نے نفع نہ اُٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ اُن کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں ف۹ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا پھر جب اُن میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اُٹھکر اُنھیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اُسی روز شام کو اُنھیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آبا و اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں۔ ف۱۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں ف۱۱ کہ اُنھیں عذاب الٰہی سے بچائے ف۱۲ یعنی یہود کو کہ اُنھیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جنھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور اُنھیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اُس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن اُن میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا (اس تقدیر پر آیت میں من الکتاب سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے) ف۱۳ شانِ نزول اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کس دین پر ہیں فرمایا ملت ابراہیمی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمھارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اُس پر نہ جمے اور منکر ہو گئے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مراد ہے انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کیساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اسلیے اُنھوں نے اُنکا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں اُمید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنیکا حکم نہ دیں مگر حضور نے اُن دونوں کے سنگسار کرنیکا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے توریت منگائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اُسکو پڑھا اُسمیں آیت رجم آئی جسمیں سنگسار کرنیکا حکم تھا عبداللہ نے اُس پر ہاتھ رکھ لیا اور اُسکو چھوڑ گیا حضرت عبداللہ ابن سلام نے اسکا ہاتھ اٹھا (باقی بر صفحہ ٦٢)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ
یہ جرأت ف۱ اُنھیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۲ اور

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ
اُن کے دین میں اُنھیں فریب دیا اُس جھوٹ نے جو باندھتے تھے ف۳ تو کیسی ہوگی جب ہم اُنھیں اکٹھا کرینگے

لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۫ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
اُس دن کے لیے جسمیں شک نہیں ف۴ اور ہر جان کو اُس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور اُنپر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
ظلم نہ ہوگا   یوں عرض کر اے اللہ مُلک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ
اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے   اور جسے چاہے عزت دے   اور جسے چاہے ذلت دے

تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ
ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے   بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے ف۵   تو

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے ف۶ اور مُردہ سے زندہ نکالے

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
اور زندہ سے مُردہ نکالے ف۷ اور جسے چاہے بے گنتی دے

حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
مسلمان   کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّاۤ
مسلمانوں کے سوا ف۸ اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا   مگر

اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو ف۹ اور اللہ تمھیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ
پھرنا ہے   تم فرمادو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے

(بقیہ از حاشیہ صفحہ ۶۱)
ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنھوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱ کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی ف۲ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں ف۳ اور اُنکا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۴ اور وہ روز قیامت ہے ف۵ شانِ نزول فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اُسکو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا ف۶ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کرنا اُس کی قدرت سے کیا بعید ہے ف۷ زندے سے مردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بیجان سے اور پرندکے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بیجان اور زندہ پرند سے بیجان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مُردہ دل کافر

منزل ۱

ف۸ شانِ نزول حضرت عبادہ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچسو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل اُن سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ف۹ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے اُنھیں رازدار بنانا اُن سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے

اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي

اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ

ف۱ اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں

اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

دور کا فاصلہ ہوتا ف۲ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر

بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

مہربان ہے اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

ف۳ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ

رسول کا ف۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر بے شک اللہ نے

اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾

چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف۵

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ

یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے ف۶ اور اللہ سنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی

عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

ف۷ اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے

مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ

ف۸ تو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب اسے جنا بولی اے رب میرے

اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ

یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۹ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا

ف۱ یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی ف۲ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے ○ شانِ نزول ○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھیرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کیے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کے سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آبا حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہوگئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعویٰ کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعویٰ میں جھوٹا ہے ف۴ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ف۵ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے ف۶ انہیں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ف۷ عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے یہ مریم کی والدہ ہیں ف۸ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف تھے فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحیٰی کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہوگئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کیلئے حاضر کر دوں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہوگئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کیلئے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لیے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا ف۹ حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی۔

ع ۳/۱۱ منزل ۱

ف۱ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں ف۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں ف۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو بتول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھدیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں اُنکا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم اُنکے امام اور اُنکے صاحب قربان کی دختر تھیں اور اُنکا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اِس لیے اُن سب نے جنکی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور اُنکا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں اُنکا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں اِن کی خالہ ہیں معاملہ اسپر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا ف۴ حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں ف۵ بے فصل میوے جو جنت سے اُترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا ف۶ حضرت مریم نے صغیر سنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پارہی تھیں جیسا کہ اُنکے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا مسئلہ یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اسپر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں اُمید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپنے دعا کی جسکا اگلی آیت میں بیان ہے ف۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی ف۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپنے ایک سفید پوشش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے اُنھوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ میں بیان فرمائی گئی ف۹ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ اُنھیں اللہ تعالیٰ نے کن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور اُنپر سب سے پہلے ایمان لانے اور اُن کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات ماموں بھانجے تھے حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو اُنھیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے ف۱۰ سید اُس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحییٰ مؤمنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں اُن کے رئیس تھے ف۱۱ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہ تعجب عرض کیا ف۱۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی ف۱۳ اُنکی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا کس طرح عطا ہوگا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائیگا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے ف۱۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اُسکی قدرت سے کچھ بعید نہیں ف۱۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تا کہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں ف۱۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آدمیوں کیساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جسمیں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

اِس لڑکی سا نہیں ف۱ اور میں نے اُس کا نام مریم رکھا ف۲ اور میں اُسے اور اُسکی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝٣٦ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ

راندہ ہوئے شیطان سے تو اُسے اُس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۳ اور

اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اُسے اچھا پروان چڑھایا ف۴ اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اُسکے پاس اُسکی نماز پڑھنے کی

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ

جگہ جاتے اُس کے پاس نیا رزق پاتے ف۵ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٧

وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۶

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

یہاں ف۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝٣٨ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ

بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ

يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ

کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٣٩ قَالَ رَبِّ

ف۹ تصدیق کرے گا اور سردار ف۱۰ اور ہمیشہ کیلیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۱۱ بولا اے میرے رب

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ

میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف۱۲ اور میری عورت بانجھ ف۱۳ سے فرمایا

كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝٤٠ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ

اللہ یونہی کرتا ہے جو چاہے ف۱۴ عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ف۱۵ فرمایا

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ

تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف۱۶

منزل ۱

ع ۴ ۱۱ ۱۲

كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

اور بکثرت (اور کچھ دن رہے) اور تڑکے اُس کی پاکی بول اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ

بیشک اللہ نے تجھے چُن لیا ف۱ اور خوب ستھرا کیا ف۲ اور آج سارے جہان کی عورتوں سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ

تجھے پسند کیا ف۳ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف۴ اور اُسکے لیے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ

الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ

رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ف۵ اور تم اُنکے پاس

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم اُنکے پاس نہ تھے

اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

جب وہ جھگڑ رہے تھے ف۶ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا

اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۷ جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رُودار ہوگا ف۸ دنیا

وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ لا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ

اور آخرت میں اور قرب والا ف۹ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۱۰ اور

وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ

پکی عمر میں ف۱۱ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی

وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا

شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۱۲ فرمایا اللہ یونہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب

قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ

کسی کام کا حکم فرمائے تو اُس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ سکھائے گا

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج وَرَسُوْلًا اِلٰى

کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا

ف۱ کہ باوجود عورت ہونیکے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات اُن کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح اُن کے لیے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریا کو اُن کا کفیل بنانا یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے

ف۲ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانے عوارض سے

ف۳ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا

ف۴ جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹکر خون جاری ہوگیا

ف۵ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے

منزل ۱

ف۶ باوجود اس کے آپکا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا فرمائے گئے

ف۷ یعنی ایک فرزند کی

ف۸ صاحب جاہ و منزلت

ف۹ بارگاہ الٰہی میں

ف۱۰ بات کرنے کی عمر سے قبل

ف۱۱ آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اُتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے

ف۱۲ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کسطرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے

ف۱ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے ف۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے
مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اُسمیں پھونک ماری تو وہ اُڑنے لگی چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اُڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں
اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اُڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اُسکی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ
اُڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں ف۳ جسکا برص عام
ہوگیا ہو اور اطبا اُسکے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج
پر تھی اور اُسکے ماہرین امر علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اسلیے
اُنکو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے
طریقہ سے جسکا علاج ممکن نہیں ہے اُسکو تندرست کر دینا یقیناً
معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس
ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا اُنمیں جو چل سکتا تھا وہ حاضر
خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اُسکے پاس خود
حضرت تشریف لیجاتے اور دعا فرما کر اُسکو تندرست کرتے
اور اپنی رسالت پر ایمان لانیکی شرط کر لیتے ف۴ حضرت ابن
عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخصوں کو
زندہ کیا ایک عازر جسکو آپکے ساتھ اخلاص تھا جب اُسکی
حالت نازک ہوئی تو اُسکی بہن نے آپکو اطلاع دی مگر وہ آپ سے
تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں
پہنچے تو معلوم ہوا کہ اُسکے انتقال کو تین روز ہو چکے آپنے اُس کی
بہن سے فرمایا ہمیں اُسکی قبر پر لیچل وہ لیگئی آپنے اللہ تعالیٰ سے
دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت
تک زندہ رہا اور اُسکے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا
جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپنے اُسکے لیے دعا فرمائی وہ زندہ
ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر
آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی
شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

منزل ۱

والسلام کی دعا سے اُسکو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جنکی وفات
کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ اُنکو زندہ
کریں آپ اُنکی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی
سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبْ رُوحَ اللّٰہ یہ سنتے ہی
وہ مرعوب اور خوفزدہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنھیں گمان ہوا
کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے اُنکا نصف سر سفید ہوگیا پھر
وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور اُنھوں نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ اُنھیں سکرات موت کی
تکلیف نہ ہو بغیر اُسکے واپس کیا جائے چنانچہ اُسی وقت اُن کا
انتقال ہوگیا اور باذن اللّٰہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا
جو حضرت مسیح کی الوہیت کے قائل تھے ف۵ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مُردوں کو زندہ کیا تو بعض
لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپنے
فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو میں اُسکی تمھیں خبر
دیتا ہوں اِسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر
ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائیگا
اور جو اگلے وقت کیلیے طیار کر رکھا آپکے پاس بہت
بچے جمع ہو جاتے تھے آپ اُنھیں بتاتے تھے کہ تمھارے
گھر فلاں چیز طیار ہوئی ہے تمھارے گھر والوں نے
فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمھارے لیے اُٹھا رکھی ہے
بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز

ع ۵ ۱۳

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ

بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمھارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۱ تمھارے رب کی طرف سے

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

کہ میں تمھارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً

طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى

پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۲ اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو ف۳ اور میں مُردے جلاتا ہوں

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اللہ کے حکم سے ف۴ اور تمھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو

بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۴۹ وَ

ف۵ بے شک ان باتوں میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ

تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمھارے لیے کچھ وہ چیزیں

الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

جو تم پر حرام تھیں ف۶ اور میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ۝۵۰ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمھارا سب کا رب اللہ ہے تو اُسی کو پوجو ف۷ یہ ہے سیدھا راستہ

مُّسْتَقِيْمٌ ۝۵۱ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ

پھر جب عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا ف۸ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں

اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ

اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۹ ہم دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰ اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۵۴ ع

تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور کافروں نے مکر کیا ف۱۱ اور اللہ نے اُنکے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۲

دیتے اور اُنسے کہتے کہ تمھیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپکے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں اُنکے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش
کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپنے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے اُنھوں نے کہا سور ہیں فرمایا ایسا ہی ہوگا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیا
کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیا کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا ف۶ جو شریعت موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت مچھلی کچھ پرند ف۷ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے
اسمیں نصاریٰ کا رد ہے ف۸ یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپکے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوتے اور اُسکا سبب یہ تھا
کہ اُنھوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جنکی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ اُنکے دین کو منسوخ کرینگے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ اُنپر بہت شاق گزرا اور
(بقیہ صفحہ ٦٧)

ف۱ یعنی تمھیں کفار قتل نہ کر سکیں گے (مدارک وغیرہ) ف۲ آسمان پر محل کرامت اور مقرّ ملائکہ میں بغیر موت کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری اُمت پر خلیفہ
ہوکر نازل ہونگے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہوگی پھر آپ کا وصال ہوگا وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اول
میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
منارہ شرقی دمشق پر نازل ہونگے یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہونگے ف۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں ف۴ جو یہود ہیں ف۵ شانِ نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اُسکے بندے اور اُس کے رسول اور اُس کے کلمے جو کنواری بتول عذرا کی طرف القا کیے گئے نصاریٰ یہ سنکر بہت غصہ میں آگئے اور کہنے لگے یا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے انکا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے تو جب اُنھیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔
ف۶ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھکر سُنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو اُنھوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبد المسیح آپ کی کیا رائے ہے اُس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے اُن سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اُنھیں چھوڑ دو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے اِن سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سنکر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار اُنھوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے طیار نہ ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اُٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰىٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ
یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱ اور تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا ف۲
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ
اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے پیروؤں کو ف۳ قیامت تک تیرے منکروں پر ف۴
كَفَرُوٓا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا
غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں
كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۵۵﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
جھگڑتے ہو تو وہ جو کافر ہوئے میں اُنھیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب
شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۬ وَمَا لَهُمْ مِنْ نّٰصِرِينَ ﴿۵۶﴾ وَأَمَّا
کروں گا اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ
الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ اُن کا نیگ اُنھیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو
لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ
نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت
الْحَكِيمِ ﴿۵۸﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهُ مِنْ
عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ف۵ اُسے
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ
مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سُننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے
الْمُمْتَرِينَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ
تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمھیں
الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ
علم آچکا تو اُن سے فرما دو آؤ ہم بُلائیں اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں ف۶

بقیہ از صـ۶۶ وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انھوں نے کفر کیا ف۹ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے۔ یہ بارہ اشخاص تھے۔ ف۱۰ مسئلہ اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت ف۱۱ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (باقی بر صـ۶۸)

ف۱ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اُن کا وہ حال ہے جو اُوپر مذکور ہو چکا ف۲ اس میں نصاریٰ کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی ف۳ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں ف۴ نہ حضرت عیسیٰ کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو ف۵ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان کو بنایا کہ اُنہیں سجدے کرتے اور اُنکی عبادتیں کرتے (جمل) ف۶ شانِ نزول نجران کے نصاریٰ اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہود یونکا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علماء توریت و انجیل پر انکا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ انکے کمال جہل کی دلیل ہے یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جنپر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ جنپر انجیل نازل ہوئی اُن کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

ع ۶ / ۹ / ۱۴

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا

یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

ف۲ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ

فسادیوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا

تم میں یکساں ہے ف۳ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اُس کا شریک کسی کو نہ کریں ف۴ اور ہم میں

يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۵ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو

اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ

تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو

اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ

توریت و انجیل تو نہ اُتری مگر اُن کے بعد تو کیا

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ

تمہیں عقل نہیں ف۶ سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۷ اُس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۸

عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

تو اُس میں ف۹ کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا

اور تم نہیں جانتے ف۱۰ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ

نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۱۱

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ

بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو اُنکے پیرو ہوئے ف۱۲ اور یہ نبی ف۱۳

ف۷ اے اہل کتاب تم
ف۸ اور تمہاری کتابوں میں اُس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اُس میں جھگڑا کیا
ف۹ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں
ف۱۰ حقیقت حال یہ ہے کہ
ف۱۱ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں
ف۱۲ اور اُن کے عہد نبوت میں اُن پر ایمان لائے اور اُن کی شریعت پر عامل رہے
ف۱۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

منزل ۱

بقیہ صفحہ ۶۷

ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کیساتھ آپکے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا ف۱۲ اللہ تعالیٰ نے اُنکے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اُس شخص پر ڈالدی جو اُنکے قتل کیلئے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اُسکو اسی شبہہ پر قتل کر دیا مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اِسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کیلئے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کیلئے ہو تو مذموم ہوتی ہے مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لیے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائیگا اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خدع کے معروف ہو گیا ہے اسلیے عربی میں بھی شان الٰہی میں اسکا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ

اور ایمان والے ف۱ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ

دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور

مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

اُنہیں شعور نہیں ف۲ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

گواہ ہو ف۳ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۴

وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ

اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ

ف۵ وہ جو ایمان والوں پر اُترا ف۶ صبح کو اُس پر ایمان لاؤ

النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا

اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں ف۷ اور یقین نہ لاؤ

اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰۤى

مگر اُس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۸ (یقین کاہے کا نہ لاؤ) اسکا کہ کسی کو ملے

اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

ف۹ جیسا تمہیں ملا یا کوئی تم پر حجت لا سکے تمہارے رب کے پاس ف۱۰ تم فرما دو کہ

الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

اپنی رحمت سے ف۱۱ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۲ اور اللہ بڑے فضل والا ہے

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ

اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اُس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دیگا ف۱۳

ع ۸ / ۱۵

منزل ۱

ف۱ اور آپ کے اُمتی

ف۲ شانِ نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی جنکو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ اُن کی ہوس خام ہے وہ اُن کو گمراہ نہ کر سکیں گے

ف۳ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور اُن کا دین سچا دین

ف۴ اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کرکے

ف۵ اور اُنھوں نے باہم مشورہ کرکے یہ مکر سوچا

ف۶ یعنی قرآن شریف

ف۷ شانِ نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ اُن کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جنکی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر اُنکا یہ راز فاش کر دیا اور اُنکا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے

ف۸ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے

ف۹ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف فضیلت

ف۱۰ روز قیامت

ف۱۱ یعنی نبوت و رسالت سے

ف۱۲ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن)

ف۱۳ شانِ نزول یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اُس میں ظاہر فرمایا گیا کہ اُن میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال اُن کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جنکے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اُس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بد دیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی اُن کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازورا جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اُس سے مکر گیا

وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا

اور اُن میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اُس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر

مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآىٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا

جب تک تو اُس کے سر پر کھڑا رہے ف۱ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں ف۲ کے معاملہ میں

فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ

ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں

یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

ف۳ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ

پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ

ف۴ آخرت میں اُن کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ اُن سے بات

اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ۪ وَلَهُمْ

کرے نہ اُن کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ اُنھیں پاک کرے اور اُن کے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

لیے دردناک عذاب ہے ف۵ اور اُن میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِۚ وَیَقُوْلُوْنَ

کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى

یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ

اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ

دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف۶ کسی آدمی کا یہ حق نہیں

اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

کہ اللہ اُسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف۷ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر

ف۱ اور جب ہی دینے والا اُس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے

ف۲ یعنی غیر کتابیوں

ف۳ کہ اُس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اُن کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔

ف۴ شانِ نزول یہ آیت یہود کے احبار اور اُن کے رؤساء، ابو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف و حیی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق اُن سے توریت میں لیا گیا اُنھوں نے اُسکو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ اُنھوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا

ف۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ اُن سے کلام فرمائے اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت کرے نہ اُنھیں گناہوں سے پاک کرے اور اُنھیں دردناک عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا حضرت ابوامامہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے قسم کھائے اللہ اُس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو

منزل ۱

ف۶ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ اُنھوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا

ف۷ اور کمالِ علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ
میرے بندے ہو جاؤ ف۱ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۲ ہو جاؤ اس سبب سے

تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ
کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سبب سے کہ تم درس کرتے ہو ف۳ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا

أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ
کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا ف۴

ع ٨ ٩ ١٦ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا
بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے ف۵ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا ف۶

آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۷ کہ تمہاری کتابوں کی

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ
تصدیق فرمائے ف۸ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا

عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا
بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ

مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس ف۹ کے بعد پھرے ف۱۰ تو وہی لوگ

الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي
فاسق ہیں ف۱۱ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں ف۱۲ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ
جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۳ خوشی سے ف۱۴ اور مجبوری سے ف۱۵ اور اسی کی طرف پھریں گے

آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل

وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَ
اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور

ف۱ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شانِ نزول نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اسکا حکم دیا نہ مجھے اس لیے بھیجا ف۲ ربانی کے معنیٰ عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں ف۳ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے ف۴ اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی ف۵ ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا ف۶ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں ف۷ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۸ اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں ف۹ عہد ف۱۰ اور آنے والے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے ف۱۱ خارج از ایمان ف۱۲ بعد عہد لیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود ف۱۳ ملائکہ اور انسان و جنات ف۱۴ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے ف۱۵ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقتِ یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا۔

منزل ۱

النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ

انبیاء کو اُن کے رب سے ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱ اور ہم اُسی کے حضور

مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ

گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہیگا وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا

اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے

كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ

جو ایمان لاکر کافر ہوگئے ف۲ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۳ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں

الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ

آچکی تھیں ف۴ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اُن کا بدلہ یہ ہے

أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خَالِدِينَ

کہ اُن پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اُس میں

فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ

رہیں نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ اُنہیں مہلت دیجائے مگر جنھوں نے

تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ

اُس کے بعد توبہ کی ف۵ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ

وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۶ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ

اور وہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ف۷

كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ

اُن میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ

افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع

اپنی خلاصی کو دے اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اُن کا کوئی یار نہیں

ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

منزل ۱

ف۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہوگئے

ف۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مقر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی

ف۳ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۴ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے

ف۵ اور کفر سے باز آئے شانِ نزول حارث ابن سُوَیْد انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو اُنھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی توبہ قبول فرمائی

ف۶ شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھکر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے

ف۷ اس حال میں یا وقت موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

ف۱ بِرّ سے تقویٰ و طاعت مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمان کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبد العزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے اُن سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینہ میں بڑے مالدار تھے اُنھیں اپنے اموال میں بیرحاء (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو اُنھوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے میں اُس کو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور بنی عم میں اُس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیجو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لیے اُس کو آزاد کر دیا ف۲ شانِ نزول یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملت ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے اُن کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت اُن کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے اُن کا کذب ظاہر ہو گیا اور اُنھیں شرمندگی اُٹھانی پڑی **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے **فائدہ** حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے ف۳ اور یہ کہ ملت ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کیے تھے ف۴ کہ وہی اسلام اور دین محمدی ہے ف۵ شانِ نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اُس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت و قبلہ عبادت ہے مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لیے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔ ف۶ جو اس کی حرمت و فضیلت

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف۱ اور تم

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ

جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ

مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اُترنے سے

تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

پہلے تم فرماؤ توریت لا کر پڑھو اگر

صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سچے ہو ف۲ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۳

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ؔ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ

ف۴ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک

بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۬ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

اُس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۶ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۷ اور جو اُس میں آئے امان میں ہو ف۸

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اُس تک چل سکے ف۹ اور

مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۰ تم فرماؤ اے کتابیو

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۱ اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں

ربع — منزل ۱

پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے اُنھیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اُس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اُس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اُس کی بےحرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انھیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک و خازن و احمدی) ف۷ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں میں مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں ف۸ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو (بقیہ صفحہ ۷۴ پر)

(بقیہ از ص۷۳) قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے ف۹ مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی۔ زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو ✻

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو ف۱ اُسے جو ایمان

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

لائے اُسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۲ اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ

الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے ف۳ اور تم کیونکر کفر کروگے

وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ

تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اُس کا رسول تشریف لایا اور جس نے

بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۴ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا ف۵ اور اللہ کا احسان اپنے اوپر

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ

یاد کرو جب تم میں بیر تھا اُس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں

اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ

بھائی ہوگئے ف۶ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف۷ تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ

ف۸ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ

اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ

ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے

✻ اور پر واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے۔ راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی ف۱۰ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے ف۱۱ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

ف۱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرکے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے۔ ف۲ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے ف۳ شان نزول اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں اُنکے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے اُنس و محبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور اُنکے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ اُنکی مجلس میں بیٹھ کر اُنکی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اُس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اُس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اُس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آگئے اور ہتھیار اُٹھا لیے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے اُنکے دلوں پر اثر کیا اور اُنھوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا اُنھوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۴ حبل اللہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اُسکا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اُسکو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کرلو کہ وہ حبل اللہ ہے جسکو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے ف۵ جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہوگئے اس آیت میں اُن افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقہ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اسکے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور ممنوع ہے ف۶ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہوکر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس و خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اُس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کردی اور جنگجو قبیلوں میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کر دیے ف۷ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مر جاتے تو دوزخ میں پہنچتے ف۸ دولت ایمان عطا کرکے۔

ع ۱۰

منزل ۱

الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

منع کریں ف۱ اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں

تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ف۳ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف۴ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا

بڑا عذاب ہے جس دن کچھ منہ اجالے ہونگے اور کچھ منہ کالے تو وہ

الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

جن کے منہ کالے ہوئے ف۵ کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ف۶ تو اب عذاب چکھو

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ

اپنے کفر کا بدلا اور وہ جن کے منہ اجالے ہوئے ف۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں

اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں

وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ

زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو ف۹ ان سب امتوں میں

لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ

جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ

اور اگر کتابی ایمان لاتے ف۱۰ تو ان کا بھلا تھا ان میں کچھ مسلمان ہیں ف۱۱

وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ

اور زیادہ کافر وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ف۱۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے

يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے ف۱۳ پھر ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جمادی گئی خواری

ف۱ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ ف۲ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے ف۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا مسئلہ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اسکی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے اعاذنا اللہ تعالٰی منہ ف۴ اور حق واضح ہو چکا تھا۔ ف۵ یعنی کفار ان سے توبیخاً کہا جائیگا ف۶ اسکے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روز میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالٰی نے انسے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے بلٰی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو انسے فرمایا جاتا ہے کہ روز میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنھوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور انکے دل منکر تھے عکرمہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپکا انکار کرکے کافر ہوگئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے ف۷ یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرمہ تعالٰی وہ فرحاں و شاداں ہونگے اور انکے چہرے چمکتے دمکتے ہونگے داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا ف۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا ف۹ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شان نزول یہودیوں میں سے مالک بن ضیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جسکی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اسپر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالٰی کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا ف۱۰ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۱۱ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے ف۱۲ زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے شان نزول یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے ہمراہی رؤسا یہود انکے دشمن ہوگئے اور انھیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کر دیا کہ زبانی قیل قال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکینگے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے ف۱۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔

منزل ۱

ع ۸ ۱۱ ۲

أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَبَآءُو
جہاں ہوں اماں نہ پائیں ف۱ مگر اللہ کی ڈور ف۲ اور آدمیوں کی ڈور سے ف۳ اور

بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟
غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے اور اُن پر جما دی گئی محتاجی ف۴ یہ اس لیے کہ وہ

يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ
اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے

بِمَا عَصَوا۟ وَّكَانُوا۟ يَعْتَدُونَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوا۟ سَوَآءً ۗ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ
کہ نافرمانبردار اور سرکش تھے سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں

أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾
کہ حق پر قائم ہیں ف۵ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ف۶

يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ
اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور

وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ مِنَ
برائی سے منع کرتے ہیں ف۷ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ

ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَٱللَّهُ
لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں اُن کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو

عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ
معلوم ہیں ڈر والے ف۸ وہ جو کافر ہوئے اُن کے مال

وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا
اور اولاد ف۹ اُنکو اللہ سے کچھ نہ بچالیں گے اور وہ جہنمی ہیں اُنکو ہمیشہ

خَٰلِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِى هَٰذِهِ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَثَلِ
اس میں رہنا ف۱۰ کہاوت اُس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۱۱ خرچ کرتے ہیں

رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَ
اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اُسے بالکل مار گئی ف۱۲ اور

منزل ۱

ف۱ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائینگے اُسی کا اثر ہے کہ آجتک یہود کو کہیں کی سلطنت میسّر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام ہی بنکر رہے ف۲ تھام کر یعنی ایمان لاکر ف۳ یعنی مسلمانوں کی پناہ لیکر اور اُنھیں جزیہ دیکر ف۴ چنانچہ یہودی کو مالدار ہوکر بھی غناءِ قلبی میسّر نہیں ہوتا ف۵ شانِ نزول جب حضرت عبداللہ بن سلام اور اُنکے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جلکر کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ بُرے لوگ ہیں اگر بُرے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اسپر یہ آیت نازل فرمائی گئی عطاء کا قول ہے کہ من اھل الکتب امة قائمة سے چالیس مرد اہل نجران کے بتّیس حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۶ یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد ف۷ اور دین میں مداہنت نہیں کرتے ف۸ یہود نے عبداللہ بن سلام اور اُنکے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کرکے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالٰی نے اُنھیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے ف۹ جنپر اُنھیں بہت ناز ہے ف۱۰ شانِ نزول یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے رؤسا نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالٰی نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اُنکے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کررہے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و اُحد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے اُن سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں ف۱۱ مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لیے ہوگا یا نفع اُخروی کے لیے اگر محض نفع دنیوی کے لیے ہو تو آخرت میں اُس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اُسکا عمل دکھاوے اور نمود کے لیے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لیے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۲ یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسیطرح کفر انفاق کو باطل کر دیتا ہے۔

ف۱ اُن سے دوستی نہ کرو محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں شانِ نزول بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور اُنھیں اپنا رازدار بنانا ناجائز و ممنوع ہے ۔ ف۲ غیظ و عناد ف۳ تو اُن سے دوستی نہ کرو ف۴ رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر ف۵ اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں ف۶ اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے

مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ نے اُن پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ ف۱ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے اُنکی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ

بیر اُن کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ ف۲ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ

ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ف۳ سنتے ہو یہ جو تم ہو

تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ

تم تو انھیں چاہتے ہو ف۴ اور وہ تمھیں نہیں چاہتے ف۵ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۶ اور وہ جب

قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ

تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۷ اور اکیلے ہوں تو تم پر اُنگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ

کہ مر جاؤ اپنی گھٹن میں ف۸ اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں

حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ

بُرا لگے ف۹ اور تم کو بُرائی پہنچے تو اُس پر خوش ہوں اور اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ف۱۰ تو اُنکا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بیشک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے

مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ

میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ف۱۱ اپنے دولتخانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے

لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ

ف۱۲ اور اللہ سنتا جانتا ہے جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں

اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

ف۱۳ اور اللہ اُنکا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے

ف۷ یہ منافقین کا حال ہے ف۸ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست که از مشقت او جز بمرگ نتواں رست ف۹ اور رام سیر وہ رنجیدہ ہوں ف۱۰ اور اُنسے دوستی و محبت نہ کرو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقوی کام آتا ہے ف۱۱ بمقام مدینہ طیبہ بقصد اُحد ف۱۲ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لیے اُنھوں نے بقصد انتقام لشکر گراں مرتب کرکے فوج کشی کی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکر کفار اُحد میں اُترا ہے تو آپنے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لیے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب اُنسے مقابلہ کیا جائے یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکلکر لڑنا چاہیے اور اسی پر اُنھوں نے اصرار کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھکر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اُس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اسکو معاف فرمائیے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجیے حضور نے فرمایا کہ نبی کے لیے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہنکر قبل جنگ اُتار دے مشرکین اُحد میں چہار شنبہ پنجشنبہ کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھکر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکر اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آکر حملہ کرے اس لیے حضور نے عبداللہ بن زبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اسطرف سے حملہ آور ہو تو تیرباری کرکے اُسکو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہکر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کیے جانیکی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پرواہ نہ کی اس عبداللہ بن اُبی کے ساتھ تین سو منافق تھے اُنسے اُس نے کہا کہ جب دشمن لشکر اسلام کے مقابل آجائے اُسوقت بھاگ پڑو تاکہ لشکر اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمھیں دیکھکر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع اُن منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن اُبی منافق اپنے تین سو منافقوں کو لیکر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے اُنکو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب اصحاب بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کیلیے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے اُنھیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۳ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے ۔ جب عبداللہ ابن اُبی بن سلول منافق بھاگا تو انھوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انھیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے ۔ یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔

منزل ۱

ع ۱۲ ۱۱ ۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سرو سامان تھے ف۱ تو اللہ سے ڈرو کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ

شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ

تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ الربع

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ف۲ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی

اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ

مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۳ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب

اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ

حکمت والے کے پاس سے ف۴ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ف۵ یا انہیں ذلیل کرے

فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ

کہ نامراد پھر جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی

عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

مَا فِى الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ

جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ

ع ١٣ / ٩ / ٤

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا

بخشنے والا مہربان اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ ف۶

مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ

اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو

ف۱ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔

ف۲ چنانچہ مؤمنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی

ف۳ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی و اضطراب نہ ہو

ف۴ تو چاہیے کہ بندہ مسبب الاسباب پر نظر رکھے اور اسی پر توکل کرے

ف۵ اس طرح کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کیے جائیں (منزل ١) جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔

ف۶ مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں۔
مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں اُنکو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے ف۲ کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت طاعتِ الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا ف۳ توبہ و اداے فرائض وطاعات و اخلاص عمل
اختیار کرکے ف۴ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ اُنھوں نے سب سے وسیع چیز جو

أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۱۳۱) وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۳۲)

کافروں کیلیے تیار رکھی ہے ف۱ اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ف۲ اس اُمید پر کہ تم رحم کیے جاؤ

وَسَارِعُوْٓا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ

اور دوڑو ف۳ اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و

الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۳) الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ

زمین آجائیں ف۴ پرہیزگاروں کیلیے تیار رکھی ہے ف۵ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ

ف۶ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۳۴) وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا

اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی بےحیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں

أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ

ف۷ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۸ اور گناہ کون بخشے

الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۱۳۵)

سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں

أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ایسوں کو بدلا اُن کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۹ جنکے نیچے نہریں رواں

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (۱۳۶) قَدْ خَلَتْ مِنْ

ہمیشہ اُن میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیگ ہے ف۱۰ تم سے پہلے کچھ طریقے

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

برتاؤ میں آچکے ہیں ف۱۱ تو زمین میں چلکر دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ (۱۳۷) هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۸)

جھٹلانے والوں کا ف۱۲ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۱۳ تمھیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو

دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیے جائیں اور سبکا ایک پرت کر دیا جائے اُس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے معانی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اُسکے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اُس پر اُنھوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کونسی زمین اور کونسا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش ف۵ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت واتقوا النار التی اعدت للکٰفرین سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں ف۶ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ میں دو تمھیں اللہ کی رحمت سے ملے گا ف۷ یعنی اُن سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو ف۸ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اُس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے ف۹ شانِ نزول تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اُس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اُسکو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منھ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈر یہ سنتے ہی اُسکو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت والذین اذا فعلوا نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے

مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کیلیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اُسکا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اُسکو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی منھ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اُس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اُس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اُسکو تلاش کرکے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اُس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں ف۱۰ یعنی اطاعت شعاروں کیلیے بہتر جزا ہے ف۱۱ پچھلی اُمتوں کے ساتھ جنھوں نے حرص دنیا اور اُسکے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے اُنھیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو اُنھیں ہلاک و برباد کر دیا ف۱۲ تاکہ تمھیں عبرت ہو ف۱۳ اُسکا جو جنگ اُحد میں پیش آیا۔

منزل ۱

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ
اگر تمھیں ف۱ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں ف۲ اور یہ
الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۳ اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۴
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَ
اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور
لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ﴿١٤١﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ
اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کردے ف۵ اور کافروں کو مٹادے ف۶ کیا اس گمان میں ہو
أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ
کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمھارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی
وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
آزمائش کی ف۷ اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے
أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ
ملنے سے پہلے ف۸ تو اب وہ تمھیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور محمد
إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ
تو ایک رسول ہیں ف۹ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۱۰ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ
یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا
يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۱۱ اور کوئی جان بے حکم
أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
خدا مر نہیں سکتی ف۱۲ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۱۳ اور جو دنیا کا انعام چاہے ف۱۴
نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي
ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اسمیں سے اسے دیں ف۱۵ اور قریب ہے کہ

ف۱ جنگ احد میں ف۲ جنگ بدر میں باوجود اسکے انھوں نے پست ہمتی نہ کی اور تم سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمھیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہیے ف۳ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی ف۴ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ انکو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور انکے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی ف۵ اور انھیں گناہوں سے پاک کردے ف۶ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کیلیے شہادت و تطہیر ہیں۔ اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور انکا استیصال ہے۔ ف۷ کہ اللہ کی رضا کے لیے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اسمیں انپر عتاب ہے جو روز احد کفار کے مقابلہ سے بھاگے ف۸ شان نزول جب شہدا بدر کے درجے اور مرتبے اور انپر اللہ تعالی کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انھیں حسرت ہوئی اور انھوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انھیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انھیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احد پر جانے کیلیے اصرار کیا تھا انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۹ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا ف۱۰ اور انکے متبعین انکے بعد انکے دین پر باقی رہے۔ شان نزول جنگ احد میں جب کافروں نے پکار کر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور نے انھیں ہزیمت پر ملامت کی انھوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپکی شہادت کی خبر سنکر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر انکے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی ف۱۱ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے انکو شاکرین فرمایا کیونکہ انھوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں ف۱۲ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی ف۱۳ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ف۱۴ اور اسکو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو ف۱۵ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے۔

منزل ۱

ع ۱۴ / ۵

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ

ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا اُنکے ساتھ بہت خدا والے تھے

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَ

تو نہ سست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں اُنھیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور

مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ

نہ دبے ف۱ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ

ف۲ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہمنے اپنے کام میں کیں ف۳ اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۴ تو اللہ نے اُنھیں

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع

دنیا کا انعام دیا ف۵ اور آخرت کے ثواب کی خوبی ف۶ اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى

اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ف۷ تو وہ تمھیں اُلٹے پاؤں

اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ

لوٹا دیں گے ف۸ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے ف۹ بلکہ اللہ تمھارا مولیٰ ہے اور وہ سب سے بہتر

النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

ف۱۰ کہ اُنھوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جسپر اُس نے کوئی سمجھ نہ اُتاری اور اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ

اور کیا بُرا ٹھکانا ناانصافوں کا اور بیشک اللہ نے تمھیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ

تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ

تم اُس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ف۱۱ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا ف۱۲ اور

ف۱ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے

ف۲ یعنی حمایت دین و مقامات حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے

ف۳ یعنی تمام صغائر و کبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے

ف۴ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے

ف۵ یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ

ف۶ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام

ف۷ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک

ف۸ کفر و بے دینی کی طرف

ف۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں
15 پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علٰحدگی اختیار کریں
ع ۵ اور ہرگز اُن کی رائے و مشورے پر عمل
۶ نہ کریں اور اُن کے کہے پر نہ چلیں

ف۱۰ جنگ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو اُنھیں اسپر افسوس ہوا کہ ہمنے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اسپر آمادہ ہوئے کہ چلکر اُنھیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں میں رعب ڈالا اور اُنھیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈالدیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہے۔

منزل ۱

ف۱۱ جنگ اُحد میں

ف۱۲ کفار کے ہزیمت کے بعد حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جبتک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے۔

عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

نافرمانی کی ف۱ بعد اس کے کہ اللہ تمھیں دکھا چکا تمھاری خوشی کی بات ف۲ تم میں کوئی

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ

دنیا چاہتا تھا ف۳ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ف۴ پھر تمھارا منھ اُن سے پھیر دیا کہ تمھیں آزمائے ف۵

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ

اور بیشک اُس نے تمھیں معاف کردیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب

تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ

تم منھ اُٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمھیں پکار رہے تھے

فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ

ف۶ تو تمھیں غم کا بدلا غم دیا ف۷ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو اُفتاد پڑی اُس کا رنج نہ کرو

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ

اور اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری ف۸

اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ

کہ تمھاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۹ اور ایک گروہ کو ف۱۰ اپنی جان کی پڑی تھی ف۱۱

اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ

اللہ پر بیجا گمان کرتے تھے ف۱۲ جاہلیت کے سے گمان کہتے

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ

کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے ف۱۳ اپنے دلوں میں

فِيْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ

چھپاتے ہیں ف۱۴ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا ف۱۵

شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ

تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ

مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۱۶ اور اس لیے کہ اللہ تمھارے

ف۱ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔
ف۲ یعنی کفار کی ہزیمت
ف۳ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا۔
ف۴ جو اپنے امیر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا
ف۵ اور مصیبتوں پر تمھارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو
ف۶ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ
ف۷ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم پہونچایا تھا اُس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔
ف۸ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ اُن پر نیند اُتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے اُن پر غلبہ کیا حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ روز اُحد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اُٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی
ف۹ اور وہ جماعت مؤمنین صادق الایمان کی تھی
ف۱۰ جو منافق تھے
ف۱۱ اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے وہاں مؤمنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مؤمنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزہ باہرہ تھا
ف۱۲ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔
ف۱۳ فتح و ظفر قضا و قدر سب اُسی کے ہاتھ ہے
ف۱۴ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متأسف ہونا
ف۱۵ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی کیلیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول منافق ہے۔ اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر
ف۱۶ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔

منزل ۱

صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے ف۱ اُسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ف۲
الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا
بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۳ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اُنھیں
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ
شیطان ہی نے لغزش دی اُنکے بعض اعمال کے باعث ف۴ اور بیشک اللہ نے اُنھیں معاف فرما دیا
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا
بیشک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو
كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ
اُن کافروں ف۵ کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے ف۶
أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ
کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اس لیے کہ
اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ
اللہ اُن کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ف۷ اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ
تمھارے کام دیکھ رہا ہے اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا
مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِن
مر جاؤ ف۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۹ اُن کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم
مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ
مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اُٹھنا ہے ف۱۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے
لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ
کہ اے محبوب تم اُنکے لیے نرم دل ہوئے ف۱۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۱۲ تو وہ ضرور تمھارے گرد سے پریشان ہو جاتے
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ
تو تم اُنھیں معاف فرماؤ اور اُن کی شفاعت کرو ف۱۳ اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو ف۱۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو

النصف — ع ۱۷/۶ — منزل ۱

ف۱ اخلاص یا نفاق
ف۲ اُس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے
ف۳ اور جنگ اُحد میں بھاگ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔
ف۴ کہ اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا
ف۵ یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین
ف۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے
ف۷ موت و حیات اُسی کے اختیار ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے اُن منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور اُنکا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے
ف۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آ جائے جسکا تمھیں اندیشہ دلایا جاتا ہے
ف۹ جو راہ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے
ف۱۰ یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اُس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اُس کی طرف لمغفرۃ من اللہ میں اشارہ ہے دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اُس کی طرف ورحمۃ میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اُسکی عبادت کرتے ہیں اور اُنکا مقصود اُس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے اُنھیں حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے دائرہ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازیگا اُس کی طرف لَاِالَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ میں اشارہ ہے
ف۱۱ اور آپکے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رأفت و رحمت ہوئی کہ روز اُحد غضب نہ فرمایا
ف۱۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے
ف۱۳ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے
ف۱۴ کہ اس میں اُنکی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ اُمت اُس سے نفع اُٹھاتی رہے گی مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا (مدارک و خازن)

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ

تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۱ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر اللہ تمہاری مدد کرے

فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ف۲ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے اور کسی

لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ

نبی پر یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ف۳ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لیکر آئیگا پھر

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ

ہر جان کو اُن کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَ

اللہ کی مرضی پر چلا ف۴ وہ اُس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا ف۵ اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ف۶ اور اللہ اُن کے

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ف۷ مسلمانوں پر کہ اُن میں اُنھیں میں سے

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

ف۸ ایک رسول ف۹ بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے ف۱۰ اور اُنھیں پاک کرتا ہے ف۱۱

وَيُعَلِّمُھُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ

اور اُنھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ف۱۲ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ف۱۳

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہونچے ف۱۴ کہ اُس سے دونی تم پہنچا چکے ہو

مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى ھٰذَا ۭ قُلْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ

ف۱۵ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی ف۱۶ تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ف۱۷ بے شک

ف۱ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اُسکے سپرد کر دینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے

ف۲ اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا اُمیدوار رہتا ہے۔

ف۳ کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے اور انبیا رسب معصوم ہیں اُن سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھو اُسکا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے

ف۴ اور اُس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین وانصار و صالحین اُمت

ف۵ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار

ف۶ ہر ایک کی منزلت اور اُسکا مقام جدا نیک کا الگ بد کا الگ

ف۷ منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بیشک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل وعدم درایت و قلت فہم ونقصان عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنمیں مبعوث فرما کر اُنھیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت اُنھیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپکے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپکے طفیل میں بیشمار نعمتیں عطا کیں

ف۸ یعنی اُنکے حال پر شفقت و کرم فرمانیوالا اور اُنکے لیے باعث فخر و شرف جسکے احوال زہد و ورع راست بازی دیانتداری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ واقف ہیں

منزل ۱

ف۹ سید عالم خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱۰ اور اُسکی کتاب مجید فرقان حمید اُنکو سناتا ہے باوجودیکہ اُنکے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے

ف۱۱ کفر و ضلالت اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکات رذیلہ و ظلمات نفسانیہ سے

ف۱۲ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے

ف۱۳ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے

ف۱۴ جیسی کہ جنگ اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے

ف۱۵ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا

ف۱۶ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں

ف۱۷ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکلکر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا۔

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ

اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ مصیبت جو تم پر آئی ف۱ جس دن دونوں فوجیں

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ

ف۲ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اسلیے کہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۳ اور اسلیے کہ پہچان کرادے اُنکی جو منافق ہوئے

وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ

ف۴ اور اُنسے ف۵ کہا گیا کہ آؤ ف۶ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمن کو ہٹاؤ ف۷

قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمھارا ساتھ دیتے اور اُس دن ظاہری

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو اُن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا

دل میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۸ وہ جنھوں نے اپنے

لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا

بھائیوں کے بارے میں ف۸ کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ف۹ تو نہ مارے جاتے تم فرمادو

عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ

تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر سچے ہو ف۱۰ اور جو

الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ

اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۱۱ ہرگز اُنھیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے

رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۱۲ شاد ہیں اُس پر جو اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دیا ف۱۳

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا

اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن سے نہ ملے ف۱۴ کہ اُن پر

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ

نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت

ف۱ اُحد میں

ف۲ مومنین ومشرکین کی

ف۳ یعنی مؤمن ومنافق ممتاز ہوگئے

ف۴ یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ منافقین سے

ف۵ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لیے

ف۶ اپنے اہل ومال کو بچانے کے لیے

ف۷ یعنی نفاق

ف۸ یعنی شہدائے اُحد جو نسبی طور پر اُنکے بھائی تھے اُنکے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے

ف۹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے

ف۱۰ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اُسی دن ستر منافق مر گئے

ف۱۱ شانِ نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء اُحد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں اُن میں رہتے ہیں جب اُنھوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنّت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اُنھیں تمھاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں

منزل ۱

ف۱۲ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاق آیت اسپر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح وجسم دونوں کے لیے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی اُن کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اُس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو اُن کے جسم تر وتازہ پائے گئے (خازن وغیرہ)

ف۱۳ فضل وکرامت اور انعام واحسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنّت کا رزق اور اُس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنیکے لیے توفیق شہادت دی

ف۱۴ اور دنیا میں وہ ایمان وتقویٰ پر ہیں جب شہید ہونگے اُن کے ساتھ ملیں گے اور روزِ قیامت امن اور چین کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۶

اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۱

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ

وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۲

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ

اُن کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے

لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

لوگوں نے کہا ف۳ کہ لوگوں نے ف۴ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو اُن سے ڈرو تو اُن کا ایمان اور زائد ہوا

اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ف۵ تو پلٹے اللہ کے احسان

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ

اور فضل سے ف۶ کہ اُنہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ف۷

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۸ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں کو دھمکاتا ہے

اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

ف۹ تو اُن سے نہ ڈرو ف۱۰ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۱

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

اور اے محبوب تم اُن کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۱۲ وہ

اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۱۳ اور اُن کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ

بڑا عذاب ہے وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۱۴

يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز

ع ۱۷/۱۶/۸ — مع ۲ — عند المتقدمین ۱۲ — منزل ۱

ف۱ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اُس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسے کسی کو ایک خراش لگے مسلم شریف حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں سوائے قرض کے ف۲ شانِ نزول جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو اُنھیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کردیا یہ خیال کرکے اُنھوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرمادیا صحابہ کی ایک جماعت جنکی تعداد ستر تھی اور جو جنگ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لیکر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ کر آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوف زدہ ہوکر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۳ یعنی نعیم بن مسعود اشجعی نے ف۴ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے ف۵ شانِ نزول جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہدیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے اُنکے جواب میں فرمایا انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہل مکہ کو لیکر جنگ کیلیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دل میں خوف ڈالا اور اُنھوں نے واپس ہوجانیکا ارادہ کیا اس موقعہ پر ابوسفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اُس سے کہا کہ اے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہوچکی ہے اور اسوقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانیسے روکدے اسکے عوض میں تجھکو دس اونٹ دونگا نعیم نے مدینہ پہنچکر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اُن سے کہنے لگا کہ تم جنگ کیلیے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئیگا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ضرور جاؤنگا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لیکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اُسکو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہوکر مکہ شریف کو واپس ہوگئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۶ باامن و عافیت منافع تجارت حاصل کرکے ف۷ اور دشمن کے مقابلہ کیلیے جراٴت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا ف۸ کہ اُس نے اطاعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوف زدہ کردیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کرسکے اور راہ میں سے واپس ہوگئے ف۹ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود اشجعی نے کیا ف۱۰ یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں اُنکا خوف نہ کرو ف۱۱ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو ف۱۲ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤسا یہود یا مرتدین وہ آپکے مقابلہ کیلیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب ہونگے ف۱۳ اس میں قدریہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اسپر کہ خیر و شر بارادۂ الٰہی ہے ف۱۴ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونیکے کافر رہے اور ایمان نہ لائے۔

ف۱ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کرکے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب ف۲ اے کلمہ گویان اسلام ف۳ یعنی منافق کو ف۴ مومن مخلص سے یہانتک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمھارے احوال پر مطلع کرکے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرمادے شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری اُمت مٹی کی شکل میں تھی اسیوقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہونچی تو اُنھوں نے براہِ استہزا کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے اُنمیں سے کون ان پر ایمان لائیگا کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم اُنکے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اسپر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرماکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُسمیں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسکا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمھیں اس کی خبر نہ دیدوں عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اُنھوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤگے کیا تم باز آؤگے پھر منبر سے اُتر آئے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے ف۵ تو اُن برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں ف۶ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے ف۷ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔ ف۸ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اُس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بنکر اُسکو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں ف۹ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی اُن سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے ف۱۰ یہود نے آیۂ مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا سنکر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۱ اعمال ناموں میں ف۱۲ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء میں گستاخی کرنے والا شان الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔

منزل ۱

ع ۹

وقف لازم

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ

کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم اُنھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ اُنکے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے اُنھیں ڈھیل دیتے

لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَّا كَانَ اللَّهُ

ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ف۱ اور اُنکے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ

مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ف۲ جبتک جدا نہ کردے گندے کو ف۳

الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي

ستھرے سے ف۴ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمھیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے

مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا

رسولوں سے جسے چاہے ف۵ تو ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ

وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

ف۶ اور پرہیزگاری کرو تو تمھارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ف۷

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ

اُس چیز میں جو اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دی ہرگز اُسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ اُنکے لیے بُرا ہے

سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ

عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن اُنکے گلے کا طوق ہوگا ف۸ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ

اور زمین کا ف۹ اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ہے بیشک اللہ نے سُنا جنھوں نے

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا

کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ف۱۰ اب ہم لکھ رکھیں گے اُنکا کہا

وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿١٨١﴾

ف۱۱ اور انبیاء کو اُنکا ناحق شہید کرنا ف۱۲ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٨٢﴾

یہ بدلا ہے اُس کا جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي

ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ف۱ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۸۳﴾

کھلی نشانیاں اور یہ حکم لیکر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ف۲

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَ

تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں ف۳ اور

الزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

صحیفے اور چمکتی کتاب ف۴ لیکر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو

أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا

فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِي

وہ مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف۵ بیشک ضرور تمہاری آزمائش

أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۶ اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف۷

مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا

اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو

وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۱۸۶﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

اور بچتے رہو ف۸ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ

ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف۹

فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ

تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے ف۱۰

ف۱ شانِ نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افترا خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہو گیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔

ف۲ جب تم نے یہ نشانی لانیوالے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے

ف۳ یعنی معجزاتِ باہرہ

ف۴ توریت و انجیل

ف۵ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملہ نے بے حجاب کر دی آدمی زندگانی پر مفتون ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضایع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیات باقی اور اخروی زندگی کے لیے سخت مضرت رساں ہوا حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لیے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے

منزل ۱

ف۶ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مؤمن و غیر مؤمن میں امتیاز ہو جائے۔ مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنیوالے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے۔

ف۷ یہود و نصاریٰ۔

ف۸ معصیت سے

ف۹ اللہ تعالیٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں

ف۱۰ اور رشوتیں لیکر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ

تو کتنی بری خریداری ہے ف۱ ہرگز نہ سمجھنا انھیں جو خوش ہوتے ہیں

اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ف۲ ایسوں کو ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

عذاب سے دور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ف۳ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

ہیں ف۴ عقلمندوں کے لیے ف۵ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اور کروٹ پر لیٹے ف۶ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ف۷

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۸ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لیجائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سُنا ف۹ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری برائیاں

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا

محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ف۱۰ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ف۱۱

ع ۱۹ ۹ ۱۰

منزل ۱

ف۱ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جسکو وہ جانتا ہے اور اُس نے اُسکو چھپایا روز قیامت اُس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرضِ فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

ف۲ شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونیکے یہ پسند کرتے کہ انھیں عالم کہا جائے مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنیوالے کیلیے اور اُس کیلیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپکو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں اُنھیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے

ف۳ اس میں اُن گستاخوں کا رد ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے

ف۴ صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنیوالی

ف۵ جنکی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔

ف۶ یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یادِ الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے

ف۷ اور اُس سے اُنکے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ

ف۸ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا

ف۹ اس منادی سے مراد یا سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی شان میں دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وارد ہے یا قرآن کریم

ف۱۰ انبیاء و صالحین کے کہ ہم اُنکے فرمانبرداروں میں داخل کیے جائیں

ف۱۱ وہ فضل و رحمت۔

عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾
جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ
تو اُن کی دعا سُن لی اُنکے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا
مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو ف۱ تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے

مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور اُن کے

عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
سب گناہ اُتار دونگا اور ضرور اُنھیں باغوں میں لیجاؤنگا جن کے نیچے نہریں رواں ف۲

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا یَغُرَّنَّكَ
اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے اے سننے والے کافروں کا

تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ
شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ف۳ تھوڑا برتنا اُنکا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
دوزخ ہے اور کیا ہی بُرا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُنکے لیے جنتیں ہیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کیلیے سب سے بھلا ف۴ اور بیشک کچھ کتابی ایسے ہیں

یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ
کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اُس پر جو تمہاری طرف اُترا اور جو اُنکی طرف اُترا ف۵ اُنکے دل اللہ کے حضور

لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
جھکے ہوئے ف۶ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے ف۷ یہ وہ ہیں جنکا ثواب

ف۱ اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں شانِ نزول ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سُنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُن کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔

ف۲ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے۔

ف۳ شانِ نزول۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُنھیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاع قلیل ہے اور انجام خراب۔

ف۴ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسم اقدس میں بوریے کے نقش ہوگئے ہیں یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ دریافت کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسول خدا ہو کر اس حالت میں۔ فرمایا کیا تمھیں پسند نہیں کہ اُن کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔

ف۵ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی اُن کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اُس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لیے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین حبشہ حجاز میں سامنے پیش کردی جاتی ہے۔ منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جسکو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ف۶ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ ف۷ جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں۔

ف ا اپنے دین پر اور اسکو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اُنکے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اے ایمان والو

ع ۲۰ ۱ اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

صبر کرو ف ا اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جس نے سورۂ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے پل صراط پر امان دے دی گئی۔ (کنز العمال، ص:۱۴۲، ج:۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وہ سورہ پڑھی جس میں آل عمران کا ذکر ہے تو اس شخص پر اللہ تعالی اور اس کے فرشتے دن بھر درود بھیجتے ہیں۔ (روح المعانی، ص:۱۷۸، ج:۴، اوسط طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا، جو بھی نادار شخص سورۂ آل عمران آخر شب میں نماز کے اندر پڑھے گا اس کے لیے یہ ایک بہترین خزانہ ہوگی۔ (در منثور ص:۲، ج:۲، دارمی فضائل ابوعبید وشعب الایمان از بیہقی)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جس شخص نے سورۂ آل عمران کا آخر (ان فی خلق السموات والارض اخیر سورہ تک) شب میں پڑھا اس کے لیے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھ دیا گیا۔ (مشکوۃ ص:۱۸۹، دارمی)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور